خدام الاحمدیہ جرمنی کی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب اور اہم ہدایات

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کا یہ فنکشن مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے حافظ مظفر عمران صاحب کے اعزاز میں منعقد کیا جا رہا ہے جو گزشتہ چھ سال کے عرصہ میں صدر خدام الاحمدیہ جرمنی رہے ہیں اور اب اپنی ٹرم پوری کر چکے ہیں۔ عموماً جو یہ فنکشن ہوتے ہیں۔ جو کسی جانے والے کے اعزاز میں ترتیب دیئے جاتے ہیں تو ان میں پہلے آنے والا اپنی رپورٹ پیش کرتا ہے، کچھ ذکر کرتا ہے اور جانے والے کے بارے میں کچھ اظہارِ خیال کرتا ہے۔ اور پھر جانے والا اس پہ کچھ اظہارِ خیال کرتا ہے۔ اور جماعت میں یہ روایت بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصولاً تو آج پہلے آپ کے نئے آنے والے صدر صاحب کی طرف سے مختصر خطاب ہونا چاہئے تھا اور پھر جانے والے صدر صاحب کی طرف سے اظہارِ خیال یا شکرانے کا اظہار ہونا چاہئے تھا۔ لیکن ایک تو وقت کی وجہ سے، دوسرے اس روایت کو توڑنے کے لئے مَیں نے ان کو کہا تھا کہ جو دونوں نے یہاں آ کر اظہارِ خیال کرنا ہے اسے رہنے دیں۔ میں نے بھی کچھ بولنا تھا۔ میں ہی آپ لوگوں سے کچھ باتیں کہہ دوں گا۔ کیونکہ جب جانے والے کے بارہ میں اظہارِ خیال کیا جاتا ہے تو بعض دفعہ دنیاوی اثر بھی ہم پر غالب آ جاتا ہے اس لئے مبالغہ شروع ہو جاتا ہے۔ کسی جانے والے کے کام کو سراہنا، اس کو apperciate کرنا بڑی اچھی بات ہے اور کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بجائے اس کے کہ نئے آنے والے صدر صاحب خدام الاحمدیہ جانے والے صدر کے کام کو appereciate کرتے، سراہتے اور ان کی خدمات کا ذکر کرتے اور ہو سکتا ہے کہ کچھ مبالغہ کے الفاظ بھی استعمال کر دیتے مَیں نے بہتر سمجھا کہ مَیں ہی حافظ مظفر عمران صاحب کے عرصۂ صدارت کا ذکر کر دوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے عرصہ چھ سال میں خدام الاحمدیہ کو بڑے احسن طور پر سنبھالا۔ تربیتی لحاظ سے بھی بڑے اچھے پروگرام خدام الاحمدیہ کرتی رہی۔ جہاں تک رپورٹس کا تعلق ہے اور ایک دو اجتماعات میں شامل ہونے کے بعد جہاں تک میرا مشاہدہ ہے اللہ کے فضل سے 'خدام الاحمدیہ جرمنی' دنیا کی خدام الاحمدیہ کی مجالس میں بہترین مجلس کے طور پر گنی جا سکتی ہے۔ اور یہ یقیناً ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ صدر خدام الاحمدیہ جتنا مرضی اچھا ہو، جتنا مرضی efficient ہو، جتنا چاہے اخلاص کا مظاہرہ کرنے والا ہو، جب تک اس کی ٹیم اس کے ساتھ پوری توجہ سے کام کرنے والی نہ ہو، کام آگے نہیں چلتے۔ اور پھر ٹیم صرف مرکزی اور نیشنل لیول پر نہ ہو بلکہ ریجنل قائدین ہیں، مقامی قائدین ہیں، مقامی مجالس ہیں، یہ سب جب احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے کام کرنے کی کوشش کریں، اپنے کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں تو تبھی اس کے نیک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر ایسی ٹیم بنانا اور اس ٹیم کو ساتھ لے کر چلنا بھی یقیناً بڑی اہم بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ultimately بات وہیں پہنچ جاتی ہے کہ بالا افسر کیسا ہے؟ تو جماعتی نظام میں کوئی بھی تنظیم ہو، اس کے کام کرنے والے ورکرز (workers) اور ہر افسر جو اوپر مقرر کیا جاتا ہے جس میں زعیم ہے، ناظم ہے، قائد ہے، مہتمم ہے، صدر ہے یہ سب جب احسن رنگ میں کام کر رہے ہوں اور کام لینے والوں سے کام لے رہے ہوں تو تبھی وہ تنظیم ایک ٹیم ورک کے تحت ترقی کی منزلیں طے کرتی ہے۔ تو بہر حال اس لحاظ سے حافظ مظفر عمران صاحب نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سابق صدر خدام الاحمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اور پھر یہ بھی ان کی خوبی ہے اور اس خوبی کو ابھی تک تو نئے آنے والے صدر صاحب نے بھی جاری رکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے کسی بھی کارکن کے گھر میں، یا اس کو، یا اس کے عزیزوں کو کوئی بھی تکلیف ہوتی تھی تو ان کی طرف سے مجھے فوراً دعائیہ خط آ جاتا تھا کہ فلاں فلاں کو یہ ضرورت یا تکلیف ہے، اس کے لئے دعا کریں۔ اس شخص کا خط تو بعد میں آتا تھا اور ان کی طرف سے پہلے اطلاع ہو جاتی تھی۔ تو یہ ایک بڑی اچھی روح ہے جو ہمارے افسران میں اور خدمت کرنے والوں میں قائم ہونی چاہئے۔ افسری ہمارے ہاں نہیں ہے۔ ہر عہدیدار جو مقرر ہوتا ہے وہ دوسروں کی نظر میں تو عہدیدار ہے لیکن خود اپنی نظر میں وہ خادم ہونا چاہئے۔ کیونکہ حدیث میں یہی ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ اور یہ خدمت کا جذبہ جب آپ کے سامنے ہوگا تبھی ایک افسرانہ شان سے ہٹ کر ایک خدمت گزار کے طور پر کام کرنے والے ہوں گے اور کام لینے والے ہوں گے، دوسروں سے حسنِ سلوک کرنے والے ہوں گے، بجائے کسی رعب اور دباؤ میں کام لینے کے دوستانہ ماحول میں کام لینے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا تھا کہ نرمی، محبت اور پیار ہی ہے جو مومنین کو تیرے ارد گرد اکٹھا کر رہا ہے۔ اگر سختی طبیعت میں ہوتی، غصہ ہوتا تو کبھی یہ لوگ اس طرح اکٹھے نہ ہوتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مقام تھا۔ وہ تو نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ناراضگی میں بھی ایسی برکت ڈال دینی تھی کہ لوگوں نے اکٹھے ہونا تھا۔ لیکن اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہمیں بہر حال اپنے ہر کام لینے والے سے محبت اور پیار سے کام لینا چاہئے۔ اس لئے آپ کے عہدیداران کی جو اکثریت اس وقت میرے سامنے یہاں بیٹھی ہے ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدام الاحمدیہ کا ہر سطح کا عہدیدار جب اپنے کارکنوں سے یا خدام سے کام لے تو پیار اور محبت سے کام لے اور اس پیار اور محبت کو اتنا پھیلائے کہ جس طرح ایک بچہ مجبور ہو کر ماں باپ کی خدمت کرنے پر مجبور ہوتا ہے اس طرح ہر خادم جماعت کی خدمت کے لئے آگے بڑھ کر آنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ روح اکثر خدام میں پائی جاتی ہے کہ وہ جماعت کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں، ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ لیکن اس روح کو قائم رکھنا بھی ہر عہدیدار کا فرض ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جانے والے صدر صاحب کے بارہ میں یہ چند الفاظ تھے جو میں نے کہنے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اچھا کام کیا ہے۔ اللہ ان کو جزا دے۔ اور آئندہ بھی ان پر جو جماعتی ذمہ داریاں ڈالی جائیں ان کو بھی احسن رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔ اور جو نئے صدر خدام الاحمدیہ ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ پہلے سے بڑھ کر اس کام کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ کیونکہ ترقی کرنے والی قومیں ایک مقام پہ آ کے رک نہیں جایا کرتیں۔ ترقی کے راستے ہمیشہ کھلے ہیں۔ اعلیٰ منزلوں کی حدیں آگے نظر آتی ہیں۔ اور ترقی کرنے والوں کو آنی بھی چاہئیں تا کہ ان تک پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ پس اس کام کو آگے بڑھانا نئے صدر صاحب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ یہ اس کو آگے بڑھانے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے نظم سنی ہے۔ ہر عہدیدار کو اس نظم کا پیغام یاد رکھنا چاہئے۔ ہر خادمِ احمدیت پر ایک ذمہ داری ہے۔ گزشتہ عاملہ میٹنگ میں میں نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ سے کہا تھا کہ یہ جو خدام الاحمدیہ کا نعرہ ہے کہ **'قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی'** اس کے بیج (badge) بنائیں اور ہر خادم کے سینے پر لگا دیں تا کہ وہ خود بھی یاد رکھے اور ان کو ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر بھی یاد آتا رہے کہ ہم نے اپنی بھی اصلاح کرنی ہے، افرادِ جماعت کی بھی اصلاح کرنی ہے اور قوم کی بھی اصلاح کرنی ہے۔ اور ہر ایک کی اصلاح کے لئے پھر اپنے نمونے قائم کرنے پڑیں گے۔ یہ چیزیں جب سامنے ہوں گی تو ایک ایسی نسل اُبھر کر سامنے آئے گی جو انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب لانے والی ہوگی۔ پس یہ ذمہ داری کا احساس ہے جس کی طرف حضرت مصلح موعودؓ نے توجہ دلائی ہے۔ یہ احساس ہر خادم کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن کوئی چھوٹا مشن نہیں ہے۔ اسلام کا revival ہے۔ ہم نے اس کی تجدیدِ نَو کرنی ہے اور دنیا کو صحیح اور حقیقی اسلام کی طرف بلانا ہے۔ اور اس وقت تک یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک ہم خود اس کی باریکیوں میں جا کر اس پر عمل کرنے والے، اس کو سیکھنے والے نہیں ہوں گے۔ اور پھر اس کو پھیلانے کے لئے ایک جذبہ ہمارے دل میں نہیں ہوگا۔ پس اس طرف بھی ہمیشہ توجہ رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر نمازوں کی ادائیگی ہے۔ قرآنِ کریم کی تلاوت ہے۔ پانچ وقت کی نمازیں با قاعدہ ادا کرنا اور حتی الوسع کوشش کرنا کہ با جماعت نمازیں ادا ہوں۔ یہ عہدیداروں کے لئے بڑا لازمی ہے۔ اور اگر مجبوری سے نہیں ہو سکتیں تو بہر حال وقت پر پڑھی جائیں۔ سردیوں میں ظہر، عصر کی نمازیں جمع ہو جاتی ہیں تو یہاں موسم کے لحاظ سے ٹھیک ہے۔ لیکن باقی نمازیں وقت پر پڑھی جانی چاہئیں۔ اس کے لئے ہر خادم کو، ہر عہدیدار کو جو کسی بھی سطح کا عہدیدار ہے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ باتیں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور بے نفس ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔ خدام الاحمدیہ میں اگر یہ روح پیدا ہو جائے اور یہ روح قائم ہو جائے اور ہر سطح پر یہ روح قائم ہو جائے انشاء اللہ تعالیٰ تو پھر اس بات کی فکر نہیں رہتی کہ کہیں ایسا موقع نہ آ جائے کہ ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے والے نہ ہوں۔ بلکہ خلیفۂ وقت بے فکر ہوتا ہے کہ جماعت کے افراد خاص طور پر نوجوان اس قابل ہیں کہ وہ اُس کا دست و بازو بن کر، دایاں ہاتھ بن کر ہر مشکل میں گزرنے والے ہوں گے اور جو مشن حضرت مسیح موعود علیہ السلام لے کر آئے ہیں اس کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں گے۔ پس اس لحاظ سے بھی عہدیداروں کو یہ بات مدِ نظر رکھنی چاہئے کہ ان پر بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ سب سے پہلے خود اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے پھر خدام کو بھی کہہ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور بات ہے کہ اس معاشرہ میں جو میڈیا، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن وغیرہ کے پروگرام ہیں ان میں بہت ساری فضولیات ہیں۔ ان فضولیات سے بچنے کے لئے خود بھی کوشش کریں اور ایسے پروگرام بنائیں کہ ہر خادم ان سے بچنے والا ہو اور اس کے متبادل اس کو ایسا پروگرام دیں کہ اس کی دین میں دلچسپی پیدا ہو۔ اور اس کی دینی علم سیکھنے میں دلچسپی پیدا ہو۔ اور اس کی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں دلچسپی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب کے اختتام پر دعا کروائی۔

اس کے بعد خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانان کرام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا تناول کیا۔ اس تقریب کے اختتام پر ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔